

# میں ہندوستان ایک دوست کی حیثیت سے آیا ہوں

صدر جارج ڈبلیو بش کی تقریر، پرائیڈ قلعہ، نئی دہلی، مارچ ۲۰۰۹ء

**شکریہ**  
برائے گرم تشریف رکھیں مہمانان گرامی! مجھے  
ایک مدت مدید سے میں اور لوہا اس دورے کی  
امید کر رہے تھے۔ ہمیں اس بات پر مسرت ہے کہ ہم ہندوستان  
میں ہیں۔

گذشتہ دو دنوں سے ہم لطف و عنایات سے بھرپور آپ کے  
استقبال کے ممنون، آپ کی گرم جوش مہمان نوازی سے مسرور اور  
اس دلولہ خیز اور حرکت و حرارت سے بھرپور سر زمین سے مسحور ہیں۔  
میں ہندوستانی عوام کو خطاب کرنے کے اس موقع کی قدر کرتا  
ہوں۔ میں اس پر نازاں ہوں کہ میں دنیا کی قدیم ترین جمہوریت  
کی جانب سے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے نام نیک  
خواہشات اور جذبہ احترام کا پیغام لے کر آیا ہوں۔

آج کی شب ہم ایک قدیم شہر کے کنٹریکٹ پر کھڑے ہیں جو  
ہزاروں سال قبل ایک ہندوستانی سلطنت کا دارالسلطنت تھا۔ آج

یہ ایک جدید ایشیائی شہر کا حصہ ہے جو دنیا کے عظیم ترین ملکوں میں سے ایک کا دارالسلطنت ہے۔ اور جو اس تہذیب کا مرکز ہے جس نے ماضی میں دنیا کو ریاضی اور جدید ترین تجارتوں سے نوازا اور اب ہم کو مستقبل کی نکتا لوجیوں سے نوازی ہے۔ عظیم مذاہب کی اس جائے پیدائش میں مختلف مذاہم کے ماننے والے ایک ارب نفوس امن و آزادی کی فضا میں مل جل کر رہ رہے ہیں۔ اکیسویں صدی میں اس سرزمین پر قدم رکھنے والا جہاں اس کے ماضی سے فیضان حاصل کرے گا وہیں چشم سر سے مستحقین کے تقارے بھی دیکھ سکے گا۔

اکیسویں صدی میں ہندوستان، امریکہ کا ایک فطری رفیق ہے کیونکہ انسانی حریت کے نسب الامین میں ہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ کل میں نے مہاتما گاندھی کی سادھی پر حاضری دی اور ایک بے خوف اور بڑھنٹھس کے برامن الفاظ پڑھے۔ میرا ملک ان کے الفاظ سے خوب آشنا ہے کیونکہ یہی وہ الفاظ تھے جنہوں نے امریکیوں کی ایک نسل کو نسلی تفریق کی نا انصافی سے نجات پانے کے لئے متحرک کر دیا تھا۔ ۱۹۵۹ میں، جب مارٹن لوتھر کنگ دہلی تشریف لائے تو انہوں نے دوسرے ملکوں سے کہا تھا "میں ان مقامات پر ایک سیاح کی حیثیت سے جا سکتا ہوں لیکن ہندوستان میں، میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے آیا ہوں۔" میں ایک دوست کی حیثیت سے ہندوستان آیا ہوں۔ کئی سالوں تک، امریکہ اور ہندوستان کو ان رفاقتوں نے ایک دوسرے سے دور رکھا جنہوں نے دنیا کو تقسیم کر رکھا تھا۔

اب حالات بدل گئے ہیں۔ ہماری دو عظیم جمہوریتوں کو، ان مواقع نے جو عوام کو ترقی آشنا کر سکتے ہیں اور ان خطرات نے جو تمام ترقیوں کو ملیا میٹ کر سکتے ہیں متحد کر دیا ہے۔ امریکہ اور ہندوستان جن کے درمیان نصف کرۂ زمین کا بعد ہے، ماضی کی پابندی آج زیادہ قریب ہیں اور ہم آزاد ملکوں کی رفاقت، دنیا کو بدل دینے کی طاقت رکھتی ہے۔

ہندوستان اور امریکہ کے مابین رفاقت کی گہری اور مضبوط جڑیں ہماری مشترکہ قدروں میں بیوست ہیں۔ دونوں ہی ملکوں کی اساس اس یقین پر مبنی ہے کہ تمام انسان پیدا اُنٹی طور پر برابر ہیں اور انہیں آزادی تقریر، آزادی اجتماع اور آزادی مذہب سمیت چند بنیادی حقوق حاصل ہیں۔ یہ حقوق ہمارے تحریری دستوروں کے ذریعے قانون کا درجہ حاصل کر چکے ہیں جن کی حفاظت کا فریضہ ہر لمحہ ہر لحظہ وہ ادارے کر رہے ہیں جو ہماری دونوں جمہوریتوں میں مشترک ہیں۔ ایک منتخب مجلس قانون ساز، ایک آزاد عدلیہ، ایک وقادار سیاسی حزب مخالف اور جیسا کہ مجھے خوب معلوم ہے، یہاں ہندوستان میں ایک بیدار و آزاد پرس۔

ہمارے دونوں ملکوں میں، جمہوریت محض ایک طرز حکومت نہیں ہے۔ یہ ہمارے قومی کردار کا مرکزی عہد و پیمان ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہر شخص مساوی آزادی اور انصاف کا حقدار ہے کیونکہ ہمیں یقین کامل ہے کہ ہر زندگی مساوی وقار و قدر کی حامل ہوتی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ تمام معاشروں کو ہر ثقافت،



پبلک سروس



صدر بش، روزویلٹ ہاؤس، نئی دہلی میں ۲ مارچ کو امریکی سفارت خانے کے ہندوستانی ملازمین سے ملنے ہوئے۔

حیثیت سے جنگوں میں میرے ملک کا دفاع کرتے ہیں۔ اور تین سال قبل ایک افسر دو صبح مجھے خبر ملی کہ ایک بہادر ہندو نژاد خلاء باز، خلائی مشن کولمبیا کے حادثے میں ہم سے جدا ہو گئی۔ مجھے یقین ہے کہ ہندوستان کو ڈاکٹر کلپنا چاولہ پر ہمیشہ ناز رہیگا اور اسی طرح امریکہ ہمیشہ ان پر نازاں رہیگا۔

امریکی، ہندوستان میں زیادہ وقت گزار رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہے یہ ظاہر ہے۔ ہندوستان، وہی کی پہاڑیوں سے لے کر وارانسی کے مقدس مقامات اور پالی ووڈ کے اسٹوڈیوز تک، تاریخ، تمدن اور سرگرمیوں کے لحاظ سے نگاہ سے زرخیز ہے۔ آج میں حیدرآباد میں، طلباء، کاشت کاروں اور نوآموز تاجروں کے ایک دلکش گروپ سے ملا۔ مستزاد یہ کہ ٹائیمرز کی جیم جیوی میں ہونا میرے لئے بہت دلچسپ تھا۔ دونوں ملکوں کے عوام کے مابین مزید روابط اور مزید سڑکی حوصلہ افزائی کے پیش نظر امریکہ حیدرآباد میں ایک نیا قونصل خانہ کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان اقدامات کے ذریعہ، ہم دونوں جمہوریوں کے مابین روابط کو مزید مضبوط کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔

نویں صدی کی ابتدا میں، امریکہ اور ہندوستان دو عظیم مقاصد حاصل کرنے کے لئے مشترکہ طور پر کوشاں ہیں یعنی دنیا کے طول و عرض میں ترقی اور خوشحالی کے دائرے کو وسیع تر کرنا اور بشری آزادی کے نیک اور منصفانہ نصب العین کے فروغ کے ذریعے اپنے مشترکہ دشمنوں کو شکست دینا۔

ہمارا پہلا عظیم مقصد اپنے ہی ملک میں، ان لاکھوں افراد تک خوشحالی اور مواقع پھیلانے ہیں جو آج تک ان سے بے بہرہ رہے ہیں۔ وہ آزادی جو ہندوستانی جمہوریت کو قائم رکھتی ہے، اب ہندوستانی معیشت میں حیرت انگیز تبدیلیاں لاری ہے۔ آپ کے ملک کی دانشمندانہ معاشی اصلاحات اور تکنالوجیاتی

ہند نژاد امریکیوں نے تکنالوجی، طب، تجارت اور دوسرے میدانوں میں میرے ملک کو زبردست فائدہ پہنچایا ہے۔

امریکی کانگریس کے اجلاس کے دوران میری گفتگو لوزیانا ریاست کی نمائندگی کرنے والے ایک ڈپٹی ہندوستانی امریکی سے ہوئی۔ میں ان ہندوستانی امریکیوں کو سلام کرتا ہوں جو امریکی مسلح قوتوں کے ارکان کی



## اقتصادی خوشحالی اور تجارت

- تجارت اور سرمایہ کاری میں معاون اور طرفہ تجارتی ماحول کو فروغ دینے کی کوششیں تیز کرنے پر اتفاق کیا۔ اس کے لئے پیف، آکریک، نیو اٹروں کے ہند امریکہ فورم (ای ای ایف فورم) کی رپورٹ کا خیر مقدم کیا۔ اس کی سفارشوں پر غور کرنے پر اتفاق کیا جن کا مقصد ہمارے باہمی اقتصادی تعلقات کو بہتر کافی وسیع کرنا ہے اور ہند امریکہ اقتصادی مکالمات کے صدر نشینوں کی ہدایت کرنے پر اتفاق کیا کسی ای ایف فورم پر تیزی سے کار بند ہو جائیں۔
- ہند امریکہ تجارتی پالیسی فورم کی ان کوششوں کی تائید کی جو تجارت اور سرمایہ کاری میں رکاوٹیں کم کرنے کے لئے ہیں تاکہ تین سال میں دوطرفہ تجارت کو دوگنا کر دیا جائے۔
- باہمی طور پر تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے ۲۰۰۶ میں سرمایہ کاری کے متعلق اعلیٰ سطحی پیکیج پر راجیو سٹ سرمایہ کاری چوٹی کانفرنس منعقد کرنے پر اتفاق کیا اور اس پر بھی کہ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کو بڑھا دیا جائے اور اس راہ میں مائل رکاوٹیں دور کی جائیں اور مختلف معاملات میں باہمی مشاورت بڑھائی جائے بشمول ان محصولات اور غیر محصولات کی رکاوٹوں کو دور کرنے پر، جو مال کی تجارت اور خدمات کی راہ میں مائل ہوں اور مالیاتی نظام کے ناجائز استعمال کو روکا جائے۔
- زراعت میں تعاون بڑھانے کی کوشش کی، اسکے لئے زراعت سے متعلق مہلوانی اقدام صدر سالہ مالی فراہمی کی تاکہ اپنی یونیورسٹیوں، ٹیکنیکل اداروں اور تجارت کے درمیان رابطہ زراعتی تعلیم، مشترکہ تحقیق اور صلاحیتیں بڑھانے کے پروجیکٹوں کو توجیہ سے جن میں پانچ ٹیکنالوجی کا علاقہ بھی شامل ہے۔
- اس مختلف اڈاکس کی تائید کی گئی جو زراعت میں باہمی تجارت کو ان معاہدوں کے ذریعہ فروغ دینے کے لئے ہے جن سے امریکی بازار میں ہندوستانی آموں کی فراہمی کی راہ کھلتی ہے، یہ تصدیق کرنے کے لئے ہندوستان کے اختیار کو تسلیم کیا گیا کہ امریکہ کے لئے براہ راست جانے والی ہندوستانی بیو اور امریکی ٹیکسٹ زراعت کے آرٹک مہیاروں کے مطابق ہیں اور ان جاری ضابطوں پر گت و شنیہ کی گنجائش کی گئی جو تازہ کھوں اور بیڑیوں، پلٹری اور ڈیری اور پدام کے متعلق ہوں۔
- ان کے اس مشترکہ عزم کی مکرر تصدیق کی گئی کہ عالمی تجارتی تنظیم کے دو حد ترقیاتی ایجنڈا کو ۲۰۰۶ کے اختتام سے پہلے عمل کر لیا جائے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عمل کارآمد کرنے پر اتفاق کیا۔ □

ترقی کے مطلق فقید انشال مواقع ہندوستان آرہے ہیں اور آپ ان مواقع کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

ہندوستان کی روشن خیال عوام نے اپنے حصاروں سے نکل کر باہر کی جانب دیکھنا اور خود کو عالمی معیشت سے مربوط کرنا شروع کر دیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ آج ہندوستان میں لینڈ لائن فونوں کے مقابلے میں سیل فونوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ اور بنگلور کے ایک کاروبار اور یوسٹن کے کاروبار کے مابین بس ایک ای۔میل، ایک مہارتی پیغام یا ویڈیو کانفرنس کی حد فاصل ہے۔ ہندوستانی تاجروں نے دنیا کے طول و عرض میں صارفین اور کاروباری ماگوں کو پورا کرنے کے لئے ان جدید مواصلات کا استعمال کیا ہے۔ اس کے نتیجے میں آپ کی معیشت ۱۹۹۱ کے مقابلے میں دوگنی سے زیادہ ہو گئی ہے۔ ۱۹۹۱ میں آپ نے اپنے بازاروں کو کھولا تھا۔ آپ نے حیرت انگیز طور پر اپنے شہریوں کے معیار زندگی کو اونچا اٹھا دیا ہے۔ اب ہندوستان کے اوسط درجے کی تعداد ۳۰ کروڑ افراد پر مشتمل ہے جو امریکہ کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ ہے۔

امریکہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی کا خیر مقدم کرتا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جب دوسرے ملکوں میں خوش حالی آتی ہے تو اپنے جلو میں ہم سب کے لئے اور زیادہ مواقع لاتی ہے۔ ایک آزاد معیشت میں، ہر شخص اپنا تعاون پیش کرتا ہے۔ سبکی وجہ ہے کہ تجارت کو خوشحال اور عموماً ترقی کا ایک طاقتور راہنما کہتے ہیں۔ جب بازار کھول دئے جاتے ہیں اور ناداروں کو اپنی ذہانت اور صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا موقع دیا جاتا ہے تو وہ اپنے کنیوں کی زندگی بنا سکتے ہیں، دنیا کے مال و دولت میں اضافہ کر سکتے ہیں اور وہ دوسرے ملکوں سے اشیاء اور خدمات حاصل کرنے کے لائق بن سکتے ہیں۔ آزاد اور معقول تجارت نہ صرف ہندوستان کے لئے اچھی ہے، امریکہ کے لئے اچھی ہے بلکہ پوری دنیا کے لئے اچھی ہے۔

میرے ملک میں، کچھ لوگ، ہندوستان سے ہمارے تجارتی تعلقات کے ٹھنڈے پھلوں پر توجہ کرتے ہیں: ٹھیکے پر کام (آؤٹ سورسنگ)۔ یہ سچ ہے کہ جب امریکی کمپنیوں نے سمندر پار تجارتی سرگرمیاں شروع کیں تو چند امریکیوں کو اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑا۔ یہ بات بھی اپنی جگہ اہم ہے کہ جب کوئی شخص اپنی ملازمت گنوا بیٹھتا ہے تو ملازم اور اس کے خاندان کو ایک ناقابل یقین بحرائی دور سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس مسئلے کا حل کچھ لوگوں کے نزدیک یہ ہے کہ اپنی معیشت کو تحفظی پالیسیوں سے اس قدر محفوظ کر دینا چاہئے کہ وہ دنیا سے جدا ہو جائے۔ مجھے اس سے شدید اختلاف ہے۔ میری حکومت نوکریوں سے برخاست امریکیوں کو نئے نئے ہنر سکھانے میں مدد کر رہی ہے تاکہ وہ نئے کیریئر کا

انتخاب کر سکیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ، ہم عالمی معیشت کے مواقع کو گلے لگا کر دونوں ملکوں میں لاکھوں نئے روزگار پیدا کرنے میں تعاون دے رہے ہیں۔

ہم ان مواقع کو یہاں ہندوستان میں دیکھ رہے ہیں۔ یہاں آنے والے امریکی، ہندوستانی صارفوں کو میک ڈونلڈ سے میک کری کھانے اور جہل پول سے خانگی آلات خریدتے ہوئے دیکھیں گے۔ اسی طرح وہ ہندوستانی تاجروں کو امریکی مصنوعات مثلاً ۶۸ ہوائی جہاز جس کا آرڈر ایرینڈیا نے حال ہی میں ہونگ کو دیا ہے، خریدتے ہوئے پائیں گے۔ وہ یہ بھی دیکھیں گے کہ جنرل الیکٹریک، مانگر ہوسٹ اور اعلیٰ جیسی امریکی کمپنیاں، ہندوستان میں مقامی صارفین کی ضروریات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ایسی اہم تحقیقات میں مصروف ہیں جو ان کی

مصنوعات کو عالمی بازاروں میں زیادہ مطلوب بنا رہی ہیں۔ چنانچہ امریکہ، تحفظ حامیوں کی بات مان کر ان مواقع سے ہاتھ نہیں دھوئے گا۔ دونوں ملکوں کے مزدوروں کی خاطر، امریکہ پورے اعتماد کے ساتھ تجارت جاری رکھے گا۔

ہندوستان کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ ہندوستان کو چاہئے کہ وہ بیرونی سرمایہ کاری پر اپنی بندشیں ہٹائے رکھے؛ اپنے قواعد وضوابط کو مزید شفاف بنائے؛ اپنے محصولات کو کم کرنے اور اپنے بازاروں کو امریکی زرعی مصنوعات، صنعتی ساز و سامان اور خدمات کے لئے کھلے رکھنے کے عمل کو جاری رکھے۔ ہم یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ ہندوستان ایسے قوانین کے ذریعے خود اپنی عوام کے ساتھ بہتر سلوک کو یقینی بنانے کا عمل جاری رکھے گا، جو بچوں اور مزدوروں کی غیر قانونی تجارت، ان کے استحصال اور

## تجارت سے متعلق ہند۔ امریکی مشترکہ بیان

**ہندوستان** اور امریکہ اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ عالمی اقتصادی پیش رفت، ترقی، آزادی اور خوشحالی کے لئے تجارت لازمی ہے۔ ہم ۲۰۰۶ء کے امریکہ عالمی تنظیم برائے تجارت کے دو حادہ ایپ مینٹ ایجنڈا (DDA) کی تکمیل کے ہدف کو حاصل کرنے میں پوری طرح شریک و شریک ہیں اور اس سبب اہمیت کو حاصل کرنے کے لئے شانہ بہ شانہ کام کرنے پر متفق ہیں۔

دوران مذاکرات ہم نے اس اہم اور عوامی مزمع اور تعاون پر آمادگی کے ساتھ کام کی تکمیل پر اتفاق کیا ہے جو عالمی تجارت میں ہمارے کردار کے شانہ بہ شانہ ہے، تاکہ ترقی کا پہلو سرگرم رہے۔ تجارتی ضابطوں کے اس نظام کو یقیناً مضبوط کرنا ہوگا جس کی نشوونما میں دو عظیم جمہوریتوں نے پیش رہا تعاون دیا ہے۔ اس عالمی دلیہ کے تحت، ہم اس مزمع مضمع کرتے ہیں اور تمام اہم شرکا کو اپنی کامنڈا صلاحیت کو بروئے کار لانے کی دعوت دیتے ہیں۔

ہم اس نکتے پر ہم خیال ہیں کہ اگر ہم تجارت کے ذریعے فروغ ترقی کے اپنے ہدف کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں جان لینا چاہیے کہ ایک کامیاب دور کا انحصار مذاکرات کے جملہ میدانوں میں ہونے والی پیش رفت پر ہوا کرتا ہے۔ ہم ڈی ڈی ای کے ایک ایسی تہذیب نغری کے پابند ہیں جو نئے شعبہ امور کے مطابق ہونے پر جوری مذاکرات، خانگی تعاون، برآمداتی مسابقت اور ہزاروں رسائی کے جملہ میدانوں میں ناقابل ذکر نتائج، خدمات اور صنعت کے میدانوں میں مواقع بازار میں نمایاں اصلاحات، اور خدمات میں انضباطی سرگرمیوں کی شفافیت سمیت مناسب نظاموں کی تیز رفتار ہو۔ ہمیں یہ بھی یقین ہے کہ ہمیں ان ضابطوں کو بھی مضبوط بنانا چاہیے جو تجارت کے فروغ میں معاون ہوں کیوں

کہ تجارت میں ہم دونوں نے مشترکہ طور پر منصوبہ سازی کی تھی۔ ان تمام میدانوں میں ایک وقت کام جاری رہنا چاہیے۔

ہم ۲۰۰۶ء کے نصف اول کے لئے اس حوصلہ افزا ایجنڈے پر کاربن رہنے پر اتفاق کرتے ہیں جو زراعت، صنعت، خدمات اور دیگر موضوعات پر بائک کاٹنگ میں منعقد ہونے والی وزارتی سطح کی میٹنگ میں مقرر کیے گئے اہم سنگ میلوں سے ہم آہنگ ہیں۔ ہم ۲۰۰۶ء کے آخر تک مذاکرات مکمل کرنے کے ہدف کے لئے مسلسل کوشاں رہیں گے۔

ہم اصلاحات کو جاری رکھنے ترقی پزیر ملکوں کی تشویقات پر توجہ مرکوز کرنے اور سبوں کے لئے ترقی کے مواقع پیدا کرنے کے لئے کام کرتے رہیں گے۔ ہم لوگ مستقبل کے ایک ایسے تجارتی نظام کی تعمیر کر رہے ہیں جہاں ہذا افواہ آزادی ترقی اور اصلاحات کے سبب بہتری رہنا ہوگی۔

ایک کامیاب دو دور کے لئے سرگرم عمل رہتے ہوئے، ہم دو جامی تجارتی تعلقات کو تقویت دینا اور انہیں زیادہ گہرا کرنے کا ایک بار مزمع کرتے ہیں۔

تجارتی نمائندہ روب ہورٹ مین، نئی دہلی میں امریکہ کو ہندوستان کے وزیر ہوائی کامرس و صنعت کل ناتھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے۔



روہ ہورٹ مین، نئی دہلی میں امریکہ کو ہندوستان کے وزیر ہوائی کامرس و صنعت کل ناتھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے۔